سعودی عرب اور مصر کی علم پروری

حکومت سعودی عرب کیطرف سے دارالعلوم حقانیہ کو ۳۷ جلدوں پر مشتمل "مجموعہ فتاوی شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ" کا ایک سیٹ اور کچھ دیگر کتابیں موصول ہوئی ہیں ـــ فرمانروائے حرمین الشریفین جلالۃ الملک شاہ فیصل خلّد اللہ ملکہ، کے جذبات علم پروری سے ایک عالم مالامال ہو رہا ہے موجودہ حکومت رابطۃ العالم الاسلامی اور دیگر ذرائع سے اسلام اور مسلمانوں کی جو بلند پایہ علمی اور دینی خدمت انجام دے رہی ہے اس نے قرون خیر کی سلاطین کی علمی قدر دانیوں کی یاد تازہ کر دی ہے اسلامی علوم اور ثقافت کی احیاء پر بے دریغ دولت خرچ کی جا رہی ہے۔ بالخصوص اسلامی تاریخ کے ان علماء اور مفکّرین کے افکار و علوم کے احیاء و ترویج تو اس حکومت کا مشن ہے۔ جنہیں وہ اپنے مرشد محمد بن عبدالوہابؒ کے مسلک و مشرب سے ہمکنار پاتے ہیں۔ حال ہی میں علمی دنیا کی مشہور اور مایہ ناز شخصیت شیخ الاسلام ابن تیمیہ کے علوم و فتاوی کو اس ضخیم کتاب میں (جو تقریباً بیس ہزار صفحات پر مشتمل ہے) یکجا طور پر شائع کر دینا بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ شیخ الاسلامؒ موصوف سے کئی مسائل میں امت کے کچھ طبقات کو کتنا ہی اختلاف کیوں نہ ہو ان کی علمی عظمت و جلالت فقہی تبحّر اور رسوخ نیز مقام عزیمت و امامت سے انکار کرنا بہت مشکل ہے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں علوم کتاب و سنت میں حظّ وافر عطا فرمائی تھی وہ نہ صرف ان علوم میں امام اور سنّت کے داعی بلکہ اپنے دور کے ایک جانباز مجاہد بھی تھے۔ انہوں نے فتاوی اور تصانیف کی شکل میں ایک عظیم علمی ترکہ چھوڑا۔ حکومت سعودی عرب نے شاہ فیصل کی خواہش پر تقریباً نصف کروڑ پاکستانی روپیہ کی لاگت سے اس منتشر علمی ذخیرہ کو ۳۵ جلدوں میں مجموعہ فتاوی کے نام سے شائع کیا اور دو جلدیں ان فتاوی کی فہرستوں کے نام سے جس سے ہر اہم موضوع پر اس مبسوط کتاب کے متعلقہ مباحث تک رسائی ہو سکے۔ ان جلدوں میں شیخ الاسلامؒ کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ علوم کا ایک بہت بڑا حصّہ آ گیا ہے۔ کتاب کا اکثر حصّہ کلامی، تفسیری فقہی اور حدیثی مباحث پر مشتمل ہے، تصوف، اخلاق، اصول، جہاد اور خلافت پر بھی کافی حصّہ آ گیا ہے ایک جیّد نجدی عالم نے یہ خدمت انجام دی ہے اگر کتاب کے مباحث کی تحقیق و تعلیق اور تخریج پر بھی ساتھ ہی ساتھ کام ہو جاتا تو مزید بہتر ہوتا۔ مگر شاید وسعت کار نے اسکی اجازت نہ دی ہو ـــــ کتب خانہ دارالعلوم کو ایسے علمی مجموعے کا ایک سیٹ بھیج کر

جس علم دوستی کا ثبوت دیا گیا ہے۔ پورا دار العلوم اس کے لئے شکر گذار ہے۔ اس سے قبل بھی حکومت سعودی عرب کے وزارۃ الاعلام، ادارۃ التوعیۃ الاسلامیہ اور بالخصوص الشیخ صالح جنرل سیکرٹری رابطہ عالم اسلامی نے اپنے ہاں کی متعدد مطبوعات ارسال فرمائیں۔ پاکستان کے ایک دور افتادہ مقام میں واقع دار العلوم حقانیہ کو علمی طور پر یاد فرمانا۔ ان لوگوں کی علمی قدر افزائی اور قدر شناسی کا بیّن ثبوت ہے۔ ہم پورے دار العلوم اس کے اساتذہ، طلبہ کیطرف سے حکومت سعودی عرب اور اس کے تمام علمی اداروں کے شکر گذار ہیں۔ اور ایسی علمی خدمات جلیلہ پر علمی دنیا کیطرف سے خراجِ تحسین بھی پیش کرتے ہیں۔

نامناسب نہ ہوگا کہ اس مناسبت سے اسلامی اور عربی علوم و فنون کی خدمت کرنے والی ایک اور عظیم الشان حکومت — مصر — کا بھی تذکرہ کیا جائے جس نے پچھلے سال دار العلوم کو دیگر بعض مطبوعات کے علاوہ وہاں کی المجلس الاعلیٰ للشئون الاسلامیہ۔ کی شائع کردہ ایک ایسی عظیم اور گرانقدر ضخیم کتاب ارسال فرمائی جو بذاتِ خود مستقل تعارف کی مستحق ہے۔ یہ کتاب موسوعۃ جمال عبد الناصر فی الفقہ کے نام سے اسلامی فقہ اور قانون پر ایک جلیل القدر انسائیکلو پیڈیا ہے جو حروف تہجی کی ترتیب سے فقہی اصطلاحات کے ضمن میں فقہ کے تمام اہم مکاتب فکر کی آراء، دلائل اور متعلقہ مباحث پر مشتمل ہے۔ مثلاً حرف الف کے تحت اباق کے بحث میں مذاہب اربعہ اور ظاہریہ کے علاوہ شیعہ فرق۔ زیدیۃ، اباضیہ، جعفریہ، امامیہ کی تفصیلات بڑی منقح شکل میں ایک ہی جگہ مل سکتی ہیں۔ وعلی ھذا۔ اس کتاب کی نو جلدیں (جو تقریباً ساڑھے تین ہزار صفحات پر مشتمل ہیں۔) ہمیں موصول ہوئی ہیں۔ خدا کرے یہ تعداد مزید بڑھ چکی ہو ——۔

اس نوعیت کے پچھلے تمام کاموں کو سامنے رکھ کر فقہ اور قانون کے اس جدید دائرۃ المعارف کی تدوین و اشاعت کا کام مرحوم و مغفور جمال عبد الناصر کی ذاتی دلچسپی اور علمی لگاؤ سے شروع ہوا خدا کرے یہ سلسلہ تکمیل تک پہنچے کہ مرحوم جمال عبد الناصر کے علمی مزایا اور مناقب ہیں۔ ایک عظیم اضافہ کے ساتھ آخرت میں صدقہ جاریہ ثابت ہو۔ آمین۔ اور حکومت مصر کی سرپرستی میں علمی اور دینی خدمات کا سلسلہ جاری و ساری رہے۔

یہ تو دو حکومتوں کی علمی خدمات کا تذکرہ تھا۔ علم کسی قوم ملک یا کسی طبقے کی جاگیر نہیں۔ خدا اس دین سے چاہے حکومتوں کو نوازدے اور چاہے تو افراد اور جماعتوں کو بھی۔ مگر نوازنے کا مورد

زیادہ تر افراد و اشخاص کی انفرادی کوششیں رہیں، ہمارے ہاں برّصغیر میں علم اور دین کی حفاظت و اشاعت کا کام اپنے طور پر علماء اور مسلمانوں کی مخلصانہ مساعی کا مرہون رہا ہے۔ یہاں حکومتوں نے ہاتھ اٹھایا اللہ نے افراد کو اس کام میں لگا دیا۔

حسین حلمی الیشیق | اس کی ایک تازہ مثال ترکی اور وہاں کے ایک صاحب خیر حسین حلمی الیشیق بن سعید، استنبول ہیں۔ جن کی پشت پر غالباً حکومت یا کوئی تنظیم نہیں۔ مگر پچھلے چند سالوں سے وہ علوم کتاب و سنت پر ائمہ اعلام اور اجلّہ علم و فضل کی کتابیں شائع کر کر کے تقسیم کر رہے ہیں ___ اور جس طرح سعودی عرب کا اس بارہ میں جھکاؤ امام ابن تیمیہ اور ان کے ہم خیال مکتب فکر کو ہے۔ ہمارے الیشیق صاحب موصوف کا میلان دوسری جانب یعنی شیخ اکبرؒ اور ابن تیمیہ کے دیگر ناقدوں کے علوم و معارف کیطرف ہے۔ پھر بھی ترکی جیسے خزاں رسیدہ گلشن اور اجڑی ہوئی سرزمین علم و دین میں علم کی احیاء و ترویج، ایک عظیم الشان خدمت ہے۔ ان کی شائع کردہ امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کی مکتوبات کا عربی ترجمہ کی کئی جلدوں میں اور برّصغیر کے علماء و مشائخ کی بعض دیگر تصانیف کے علاوہ کئی اہم مطبوعات کتب خانہ دارالعلوم اور راقم الحروف کو آچکی ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں احیاء و ترویج علوم کی توفیق مزید عطا فرما دے۔ ایسے افراد اور ایسی حکومتیں ہمارے ہاں کے اہل خیر اور حکومت کیلئے نمونہ ہونی چاہئیں ___۔

اس ضمن میں ہم اسلامی ممالک، وہاں کے علمی اور ثقافتی اداروں اور اپنے ہاں اسلامی ممالک کے سفارتخانوں سے بھی پر زور اپیل کرتے ہیں کہ اپنے ہاں کی نئی مطبوعات سے دارالعلوم حقانیہ کو استفادہ کا موقع بخشتے رہیں جو انشاء اللہ یہاں کی علمی تدریسی اور تصنیفی خدمات میں استفادے کا ذریعہ بن سکتی ہیں ___۔

صومالیہ میں درندگی اور بربریّت کا شرمناک مظاہرہ

افریقی حکومت صومالیہ کے دارالخلافۃ کے ایک کھلے میدان میں دس مسلمان علماء اور رہنماؤں کو زندہ جلا دینے کی خبر دل سے عالم اسلام میں تشویش اور احتجاج کی لہر دوڑ گئی ہے۔ صومالیہ افریقہ کا ایک ایسا ملک ہے جس کی ساری آبادی غیور مسلمانوں پر مشتمل ہے۔ مگر موجودہ اشتراکی حکومت نے برسر اقتدار آتے ہی صومالیہ کا رشتہ اسلام اور عربی زبان سے کاٹ کر کمیونسٹ ممالک سے جوڑنے کی کوششیں شروع کیں، مساجد میں بھی عربی اور دینی تعلیم پر پابندی لگا دی گئی، دین کے نجی دینی ادارے